سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے؁ ۳

قیمت از معاونین ؎ قادیان میں ؎	ای جہان منتظر خوش باش کاں مدوستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب ؎ ۱۲
جلد (۶)	۲۰ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء			نمبر (۳۱) گورنمنٹ ...
فی پرچہ ؎	سر چگونم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	از لیو للعہ

دس شرائط بیعت

... (بیعت کنندہ سچے دل سے) عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	[illegible]
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ اپنے پرچہ کے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	؎
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ اپنے پرچہ کے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	؎
عام قیمت پیشگی	؎
عام قیمت مابعد	؎
قیمت فی پرچہ	؎ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ ۱ - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

مشنریوں کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریوں کا ایک جلسہ ۷۔ مئی ۱۹۱۰ء کو ہوا تھا۔ اس مین انگلون کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے گر سچ یہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو مان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان جاپان مین اتنی مدت سے مشن ہلکام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈسن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعت کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اور بھاگ گئے تھے لیکن آخر کار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائیت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہو گئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری برونگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادری صاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر دناہی کے پادری جے۔ ایچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب زیر ضمانت ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹیا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اُسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جا کر اسے پستول سے مار ڈالا۔ پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیل خانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچ گئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوت کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آسن صاحب جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سمپٹر کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمار باز پادری شہر نیو یارک کے کوچہ ایسٹ کورٹ سٹریٹ ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تھا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمار خانہ بنایا ہوا ہے۔ آخر کار ایک دن پولیس نے اچانک جا کر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قمار بازی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولی ڈو کے پادری ہولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتون مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہش مند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تھا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۱۰	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۹	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۷	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی سب فائدہ خط و کتابت کرنے مین وقت ضائع کرنا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران اشاعت مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸/ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑ کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دیگا۔

ڈائری

القول الطیّب

آجکل کا فقر اور فقراء ۲۵ر جولائی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں۔ جب دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جاوے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے۔ اور پیچھے اور بہت کچھ خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر آرہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں جو دیوانے ہو جاتے ہیں ان کو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ انہی باتوں سے راضی ہوتا ہے۔ کہ انسان عفت اور پرہیزگاری اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر سے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند ستارے اور سیارے۔ سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جاوے۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس میں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الہٰی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو ہی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے ہاں ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پر تاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ھدی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو کل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقرا کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی شغل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا سب سے پہلے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو۔ اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے۔

اختلاف فقہاء فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد۔ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہدیا کرتا ہوں کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے ان میں سے آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابوحنیفہ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آجکل کے پیرزادے مرید فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بناتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت ابوجہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) ہیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے دیہی الفاظ مین واللہ اعلم)

(۲) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ - اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ -

(۳) اور خواب مین دیکھا کہ مین نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہین اور اُسے کہتا ہون کہ کفن کے لئے مین آپ دونگا - گویا کوئی مر گیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے -

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین -

میان عبدالغنی صاحب افسر فراشخانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبدالحی صاحب عرب مولف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منظور فرمایا ہو اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہین

جناب ابو سعید عرب صاحب آب و ہوا کی تبدیلی کیواسطے کشمیر تشریف لے گئے ہین اور ان کے ۲۷ جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہین - آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال - سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرماوین -

(۲) سوال - طاعون زدہ مقامون مین سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے - اس کا کیا جواب -

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد - احادیث صحیحہ مین پارچہ ریشمی حریر وغیرہ کا پہننا مردون کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے - قرآن مجید کی ہے - پس اگر قرآن مجید مین ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہئیے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم - ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - رسنت چہار یہ ریشم کی بابت یہ ہین - انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ یعنے ریشمی حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت مین کوئی حصہ نہین - روایت مسلم اس حدیث سے ہی مردون کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے روایت دیگر مسلم مین ہے - لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ یعنے مت پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے - کیونکہ جو شخص دنیا مین اس کو پہنے گا - تو آخرت مین اس کو نہ پہن سکے گا - طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم مین بھی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام مین گئے - یہان تک کہ مقام سرغ مین پہونچے تو آپ کے پاس امراء فلسطین - اردن دمشق - حمص اور قنسرین کے آ حاضر ہوئے انہون نے آپ سے کہا کہ ممالک شام مین وبا طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمر نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہون نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپنے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہین چاہئیے بعض نے کہا کہ آپ کے ہمراہ کچھ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے مین نہین تا کہ ان کو آپ وبائے طاعون کے محل مین لیجاوین - پھر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور ان سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بھی ویسا ہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تھا تب بڈھون قریش کو جو تجربہ کار تھے بلایا - جو قبل فتح مکہ کے اسلام مین داخل ہوئے تھے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہین کیا بلکہ ریئے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون مین نہ جاوین اور یہان سے لوٹ جاوین پھر حضرت عمر نے منادی کرائی کہ صبح کو فلان ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کرین گے اور وہین ٹھہرین گے پس صبح کو آپنے وہان سے کوچ کیا اور اسی اونچے مقام مین جا ٹھہرے تو حضرت ابو عبیدہ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے تم بھاگتے ہو تو آپنے حضرت عبیدہ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو مین ٹھیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند کرتے تھے) اور پھر اون سے فرمایا کہ ہان ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہین مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہین یعنی یہ ہمارا پھرنا بھی تقدیر اللہ سے باہر نہین ہے اور ایک دلیل عقلی بھی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹون کو تو سبزہ زار مین چرا دے تو یہ بھی تقدیر اللہ مین داخل ہے اور خشک طرف مین اونٹون کا چرانا بھی تقدیر اللہ مین داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عقل بھی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹون کو سبزہ زار ہی مین چراویگا مگر اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہین بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - کہ

عملی نمونہ دکھاؤ

ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح میں یہ نظارہ ان آنکھوں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۱۲ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی۔ کیا کروں میں تو اسے بہتیرا سمجھا چکا ہوں۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے ہو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں اب تم وہ نہیں رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلیں گے۔ حدیث میں آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خود بخود مجبور ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑ دے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس میں ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہیں ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کردیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی اور لطیف پیرائے میں نصیحت بھی کرتے رہیں مگر سختی نہ کریں۔ اسے سمجھائیں۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہیں وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتیں جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہیں۔ ہم ان میں اخلاص کی خاص روح پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اثر جو مرتب نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے طور سے ادا کئے جاویں۔ کہ ان میں اثر پیدا ہوں۔ عقیدہ میں یہ بات ہے کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر درد و الم میں تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑ گئی۔ مگر یاد رکھو ان وعظوں سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہیں مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا کیوں؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے۔ ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر لانے کی کوشش کرو۔

الکل آف گولیکی

قبر عیسیٰ

مکرمی حضرت صادق الآیت مفتی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بباعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر میں قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبروں پر سجدہ کرنے والے دیکھنے میں آئے میں جمعہ کے روز سری نگر میں پہنچا تھا۔ اسی روز اپنے دو ہم سفروں کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روایت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہیں سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ میں نے ہمراہیوں کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے میں نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہاں ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہایت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہم کو آواز دی کہ ادھر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یوں گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسےٰ کی قبر نہیں بلکہ سید نصر الدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہیں۔ میرے ساتھیوں کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہو گیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہیں کہ مسیح کی قبر ہے۔ پس میں نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی میں اس پر جرح کرتا ہوں مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہیں مانیں گے۔ انہوں نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی اس شخص کی۔ جب آپ نے اس پر کوئی دلیل نہیں مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہیں۔ آپ بے دلیل مانتا تو کیا با دلائل بھی نہیں مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہیں میری جرح۔ سید نصر الدین کون تھے اور آپ کا سن ولادت و وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصر الدین ایک بزرگ تھے۔ سن ولادت معلوم نہیں پانسو برس گزرے کہ فوت ہو گئے۔ سوال۔ یوز آسف کون تھا۔ جواب۔ ان کا غلام تھا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہیں اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہوں نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانوں نے کیوں اس امر کو نہیں لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہیں۔ ہندؤں نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصر الدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے ہیں تو پھر ہندؤں کو یہ روایت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑھاوے کھا کھا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیوں کی سلطنت تھی۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ چلو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہو گئے۔ مجھے چونکہ شوق تھا۔ خان یار کے محلہ میں چلا گیا اور سید نصر الدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہیں پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستہ سے میں کئی دفعہ گذرا تھا وہاں ذرا بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت ہیں نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ میں اندر گیا۔ تو کیا سنا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ اس عورت نے کہا کہ یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابوسعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس
ریاست جموں و کشمیر

(سلسلہ صفحہ ۳)

آخری مرحلہ ۲۱ر جولائی ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرتؑ کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اس کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ آخری مرحلہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے۔ براہین احمدیہ کے آخر میں وحی الٰہی درج ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا۔ وہ یہی فتح ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ ایسے امور ظاہر کرے گا۔ کہ لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ اب آخری فیصلہ ہے۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے۔

لاتنقطع الاعداء الابموت احدٍ منھم

ترجمہ۔ دشمن نہیں منقطع ہونگے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ فرمایا۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالےٰ سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبدالحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔

جلد باز نکتہ چین حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں جگہ گیا تھا اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بروقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا۔ فرمایا۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اُسدن اس کی حالت وہ تھی۔ جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو۔ بلکہ اس کو اصلاح کا موقعہ دو۔

موت کو یاد رکھو ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی۔ فرمایا۔ کہ موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بُھلا دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے۔ اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو۔

سلام ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ تم نے ان کے سلام میں سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں۔ اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم۔ ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہم نے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم۔ اسیوقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ باقی سب رسمی سلام ہیں

چکڑالوی لوگ غور کریں ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک فقہی مسئلہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے۔ حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس قسم کا خیال دل میں نہ لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا۔ وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا۔ آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے ماتحت تھے۔ اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیوں اُترتا۔ یہ لوگ بہت بے ادب ہیں۔ کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے۔ کہ ایک چکڑالوی مولوی جو معنے قرآن کے کرے۔ اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدد ہو۔ مگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ ہے۔ ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے۔ پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے۔ جائے استاد خالی است۔ چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ کیا قرآن محتاج ہے۔ اے نادانو کیا تم بھی محتاج نہیں اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو۔ کہ قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور سیکھو۔ جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو۔ تو قرآن شریف کیواسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسجد کا ملاّں ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہؤا ہو۔ دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کیواسطے بھی آدمی مقرر ہیں حالانکہ اس میں کوئی ایسے معارف اور حقائق نہیں۔ جیسے کہ خدا کی پاک کتاب میں ہیں۔ یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہیں۔ جو لوگ آنحضرتؐ کا اتباع نہیں کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے۔ شیطان شیطان اسیواسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہیں۔

آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ احادیث کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا۔

بدر خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہٗ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی و چند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہو گی ۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہون گی ۔ فقط

میری پیاری بہنون ! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپ سے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے ۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین ۔ پس مین بھی کیسے خاموش رہ سکتی ہون تم دیکھتی ہو کہ آج کل دنیا پر تباہی و بربادی آ رہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیز دلکو ہم سے جدا کر رہی ہے ۔ زلزلے الگ قیامت ڈھا رہے ہین اور بنے ہوئے مکان گرا رہے ہین ۔ موسم کی یہ کیفیت ہے کہ جب مینہ کا وقت نہ تھا تو ایسا کھل کر برسا کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کر دیا اگر کچھ کسر تھی تو ژالہ باری نے پوری کر دی ۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی ۔ امن پختہ) ہوتا تھا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب کہ کھانے کے کام کا نہین اب ساون کا مہینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جھلستا ہے ۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین موت نے وہ دامن پھیلایا ہے کہ کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین کئی محلے خالی ہو گئے ۔ آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بہن بھائیون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کر رہے ہین ۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بھی آرام ہو ۔ سب کا قدم الگا رون پر ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئے بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگرمان ہین ۔ دین کا کچھ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین بس فکر ہے تو دنیا کا ۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا ۔ سو مین سے دو عورتین بھی نماز مین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی تقوے و طہارت سے کسی کو کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے ۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال ۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑھتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ۔

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی اور بے پروائی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالیٰ نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے ۔ جیسا کہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغیٰ و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ ۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین ۔ بلکہ اس کا ایک ادنیٰ نمونہ طاعون ہے ۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامون مین بھی جہنم کہا گیا ہے ۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے افکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کرکے خشیۃ اللہ اختیار کرین ۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے ۔ کہ آجکل ہم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے ۔ مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بھیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین اسے ایذا نہ دین عذاب نہین دئیے جاتے ۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر جبکہ وہاں کے باشندے ظالم ہون یعنے اللہ اور بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین ۔ عذابون سے چھٹکارے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہین ۔ ضرور ہونی چاہئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم و ما کان اللہ معذبھم و ھم یستغفرون ۔ اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کر رہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آئندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی ۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام و رسول کی) اطاعت کرو ۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچا لیگا ۔ پس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ایک تو خدا تعالیٰ کے حضور مین استغفار کرنا چاہئیے اور تقوے سے زندگی بسر کرنی چاہئیے اور اس کے حکمون کی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کر دینا چاہئیے اور وقت کے رسول کی اطاعت ۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے ۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (الٰہی اس عاجزہ کو بھی توفیق دے) ایک اور علاج ہے ۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے ہین وہ صدقہ ہے ۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے ۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے ۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین ۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کرکے اصلاح کرنی چاہئیے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگلون مین اپنے بھائیون اور خاوندون کے ساتھ کام کرتی تھین ۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہئیے ۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹھاوین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین ۔ مین چاہتی ہون کہ ہم عورتین بھی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندھتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکھدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین ۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بھی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین ۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان مین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی ۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہو سکتی ہے ۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین ۔ اس طرح ہر روز ان کے گھر سے خیرات نکل کر امن و عافیت کی بہرہ دار بنے گی ۔ یا الٰہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو ۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہر جگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں۔ کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجات کا ثمرہ کھلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا۔ دیکھو عبرانیوں ۱۰ باب ۲۶ آیت۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھائیگی۔ یعنی بپتسمہ حاصل کرکے کفارے پر ایمان لانا صرف پہلے گناہوں کے واسطے کافی ہوسکتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں جو اس کے گناہوں کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہیں کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیوں کے خدا کے جدامجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب ۲ فصل ۲ کے صفحہ ۵۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بے گناہ نہیں اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کرتا ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت میں لکھا ہے۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت میں لکھا ہے۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہیں سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت میں مذکور ہے۔ اگر ہم کہیں کہ بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں اور رومیوں کے ۳ فصل کی ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۷۔ ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اور ان کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں اور کتب مقدسہ سے عیسائیوں کا اپنی ماؤں سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتیان ۱ باب ۱۵ آیت۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کرسکے کسی نے بیٹے کے حق میں کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑ وا دیا۔ اور عیسائیوں سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور گناہ کرنیوالے کیواسطے کوئی قربانی نہیں۔ جو عیسائیوں کو نجات بخشے۔

سید محمد نذیر حسین عفی عنہ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

المفتی

ساندڑ رکھنا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃً لوجہ اللہ۔ نسل افزائی کی نیت اگر کوئی سانڈ چھوڑے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ اصل الاشیاء اباحۃ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہیں باقی حلال۔ بہت سی باتیں نیت پر موقوف ہیں میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فرمایا میں نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے۔ وہ تو دیوتوں کے نام پر دیتے یہاں خاص خدا تعالےٰ کے نام پر ہے۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں انعام وغیرہ کو اپنی نعمتوں سے فرمایا ہے۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر میں نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہو۔ تو پھر چارپائے کمزور ہوں گے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکیں گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہیں۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے۔

(الوٹ) یاد رہے کہ سانڈ کو کسی رسم کی پیروی میں یا اسیر یا پیر لکھ کر یا اسکی پشت پر کچھ لاد کر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

نماز میں دعا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اردو میں) باواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کہتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو فرمایا۔ دعا کو باواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا۔ تضرعاً وخفیۃ۔ اور دون الجہر من القول۔

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آچکی ہیں۔ وہ بے شک پڑھ لیجاویں باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

کنوئیں کو پاک کرنا سوال ہوا۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئیں میں مرجاویں تو اتنے ڈول پانی نکالنے چاہئیں۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ و بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے۔

فرمایا۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے جو احادیث میں آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے ڈول نکالو اگر فلاں جانور پڑے اور اتنے اگر فلاں پڑے۔ یہ ہمیں تو معلوم نہیں اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جہاں سنت صحیحہ سے پتہ نہ ملے۔ وہاں حنفی فقہ پر عمل کرلو۔

فرمایا۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی کب ایسا تعین ہے۔ ہاں نجات المومنین میں لکھا ہے۔ سو اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔

سر ٹوئے وچ دے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ حیض و نفاس کی حالت میں نماز منع ہے۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو۔

میں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ والرجز فاھجر۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملاں نجس ہونے کا فتوےٰ نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(اکمل آف گولیکی)

وصیت ۱۹۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

مین امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گویکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہون

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ سے جو فی الحال ۱۲ روپیہ ہے دسوان حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسوان حصہ جب تک زندہ رہون گا۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور مختلف مدات مین تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردون گا۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانے کے تخمیناً ایک سو پانچ روپے کی ہین۔ ان کے ساتوین حصے کے مبلغ ۱۵ روپیہ مین اپنے ذمے لیتا ہون جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کر دیا کرون گا اگر نہ کر سکون تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ اسے ادا کرین۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کرون تو وہ جائیداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر میرا خود ہی ادا کر دیا کرون گا۔

۵ - میرا جنازہ احمدی امام پڑھائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ تو مین نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان جمع کرا دونگا لیکن اگر نہ کرا سکون تو میرے ورثا پر کچھ جبر نہین اور نہ جائیداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ مین مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن یا نہ کیا جاؤن اس وصیت کو اس سے تعلق نہین یہ محض ابتغاءً لوجہ اللہ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد الموصی

امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گویکی ضلع گوجرات بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

گواہ شد - محمد دین احمدی سندھو بقلم خود

گواہ شد - محمد رمضان بقلم خود از گویکی

وصیت ۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین احمد دین عمر ۳۰ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میری جائیداد جو اس وقت ۳۰ کنال ۷ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازین ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیورات و مال مویشی بھی ہین اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ساڑھے ۳۵۵ روپیہ ہوتے ہین۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین رہنے دے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہین۔ اگر پھر سب وصیت کردہ جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو اس کی مالک ہی انجمن ہے اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو اسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے، اس جائیداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا۔

العبد - احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور

گواہ شد - رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین

گواہ شد - سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر - ناخواندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد - اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ - نشان انگوٹھا

۱۸

وصیت ۱۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین امیر دین ولد نور الدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ شترکہ ہے۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ مین مغربی طرف کا ہے اس مین سے دسوان حصہ اور جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس مین سے دسوان حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مغرب مکان خدا بخش چپراسی۔ مشرق مسجد بوعمر شاہیان شمال مکان عمر شاہ - جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

امیر الدین ولد نور الدین احمدی ملک بقلم خود

بیٹے کے دستخط

احمد ولد امیر الدین بقلم خود

گواہ شد

نظام الدین عطار بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود

گواہ شد

محمد دین ولد میان جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد میان امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منکہ اروڑا ولد منصبدار ذات ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ یعنی ہم چار بھائی ہیں اراضی اور مکان مشترکہ ہیں۔ اراضی چھ گھماؤں ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑھی جس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان۔ شمال مکان عمر الدین۔ جنوب مکان غلام حسین۔ جس پر ہمارا چاروں بھائیوں کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں ہمارا کوئی شریک نہیں۔ سب آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے چہارم حصہ کے حصہ میں سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسواں حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ۔ کل ۹۵ روپیہ ہوا۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ اور ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط ۲۰ مارچ ۱۹۱۰ء

العبد

اروڑا ولد منصب دار۔ نشان انگوٹھا

العبد۔ منصبدار ولد فضلدین ״ ״

العبد۔ عمردین ولد منصبدار ״ ״

العبد۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد۔ ہاشم ولد منصبدار ״ ״

گواہ شد۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ حاکم خان و میر خان افغان ״ ״ ״

گواہ شد۔ عمر الدین ولد بوڑا احمدی۔ ذات ارائین ״ ״ ״

وصیت ۲۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت میں وصیت کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سپرد کیا جاوے۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثاء ان کو ملے۔ نیز میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ میں اپنی زندگی میں ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں دیا کروں گا۔

بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ ۲۰ روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ مبلغ ۲ روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد میں دیتا رہوں گا

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء

العبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پٹیالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹیبل دوم۔ بقلم خود

گواہ شد

محمد حسین ونڑ قانونگوئی ظفروال

بقلم خود

وصیت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگھ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ ۱۱۸ روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی للعہ اور نقد مبلغ لــہ روپیہ کل جائیداد مبلغ صــہ روپیہ کی ہے۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ ــہ روپیہ ہوتے ہین۔ سو حسب ذیل ادا کرون گا۔ نقد مال مبلغ ــہ روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ ــہ روپیہ عرصہ ایک سال مین بہ اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل از ادائے بقیہ مبلغ ــہ روپیہ مجھ کو موت آ جاوے۔ تو میرے ورثاء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آئندہ علاوہ جائیداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو۔ تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے۔ فقط

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

العبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگھ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب وسٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میری جائیداد اس وقت صرف یہ ہے۔ (أ)۔ مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے۔ (ب)۔ دکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ (ج)۔ گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوند کریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا) بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن) وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جائے اور اگر میرے ورثاء اس کو زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ امر بھی میری نجات اور مسرت روح کا موجب ہوگا۔

(۵) میری بیوی کا (اگر وہ بھی بفضلہ احمدی خاتون ہو) زیور اور ذاتی اسباب اس وصیت سے علیحدہ رہے ہوبھی کہ اپنی ملکیت متصور ہو۔

(۶) مین نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کر کے جنوری سنہ حال سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ (خدا تعالیٰ مجھے اس مین تا دم مرگ ثابت قدم رکھے) آمین۔ یہ میرا فعل جو خالصتہً لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت بعد الموت مین کسی طرح مانع وخارج نہ ہوگا۔

العبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب وسٹیشنر (مینجر رفیق ایجنسی) ہال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ۔ وصیت ہذا جب ۱۲ فروری ۱۹۰۶ء کو بذریعہ خط آمنہ بیگم بھیجی تھی اس وقت اس کے گواہ قاضی اکمل علی نجف گڑھی کے علاوہ جو زوجہ موصی کے حقیقی بھائی ہین اور مستورا احمدی نہین ہوئے۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبد الحی احمدی سنوری بھی تھے اور گواہان حسب ذیل ہین (۱)

گواہ شد۔ حکیم غلام غوث کٹڑہ گھیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ ۔ منارہ ۔ نور پور ضلع جہلم

مسمات جیون اہلیہ خدا بخش چک اسکندر ۔ گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انار کلی ۔ لاہور

ابو بکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینئر ۔ کالی چوکی ۔ بمبئی

عبد اللہ احمدی ملازم محکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چودہری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسمات عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ ملسوانے تحصیل وضلع گجرات

زینب بی بی ۔ حسین بی بی دختران ″ ″ ″

عزیز بیگ ″ ″ ″

میر نثار علی ۔ محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر ۔ گجرات

مسمات زینب زوجہ عبد اللہ ″ ″ ″

مہدی خان صاحب چھچھ جہان جونترہ اٹک

حمزہ ″ ″ ″

عباس ″ ″ ″

سید غلام رسول معہ اہلبیت ۔ گھٹیالیان پسرور ۔ سیالکوٹ

[illegible] معہ اہلیہ ″ ″ ″

[illegible] معہ اہلیہ و پسر ″ ″ ″

حسین معہ اہلیہ ″ ″ ″

[illegible]

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۹ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء	۱۹۹۶	عبد اللہ صاحب	[illegible]
۱۰ ″ ″	۱۹۶۶	چودہری محمد اسمٰعیل صاحب	ــہ
۱۲ ″ ″	۳۴۶	غلام احمد صاحب	ــہ
۱۴ ″ ″	۷۳۵	منشی گلاب الدین صاحب	۳
۱۴ ″ ″	۹۵۴	منشی ناظر حسین صاحب	ــہ
۱۵ ″ ″	۱۱۲۲	محمد یار آتشباز	ــہ
۱۶ ″ ″	۱۰۹۲	فضل احمد صاحب	ــہ
۱۷ ″ ″	۱۲۷۶	محمد بخش صاحب مدرس	[illegible]
۱۹ ″ ″	ــہ	محمد رشید صاحب	ــہ
۲۰ ″ ″	۱۲۱۳	اقبال علی غنی	ــہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہو کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسی عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہو اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہو اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ے اور مجلد ۶ے ار ہو مجھ کی تحریک ایام تعطیلات مدرس میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کردیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ے ۸ر کیگئی تھی اور مجلد ۳ے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک

جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲ے ۸ر اور مجلد ۳ے میں دیجاویگی۔ اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہو یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ر کے صرف ۴ر اور مجلد ۸ر کی بجائے صرف ۶ر میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھہ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان اشخاص کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود سے منذری میں۔ قیمت ۴ر

الوصیت — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

کامن احمدی۔ الاداد دالے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں حنفیہ مسیحی ۱ر لغات القرآن ہر دو حصہ تکمیل ۱ر صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب حنفیہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہو ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہو مگر چونکہ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔